(5)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم یاسین القرآن

(نارتھ کراچی)

رئیس دارالافتاء حضرت اقدس مفتی سید نجم الحسن امروہوی مدظلہ

الرقم المسلسل ۳۴۸۰

رقم الایصال ۱۴۷۵

تاریخ الوصول ۱۷/جنوری ۲۰۰۹ء، ۱۹/محرم الحرام ۱۴۳۰ھ

تاریخ الاجراء ۲۳/جنوری ۲۰۰۹ء / ۲۵/محرم الحرام ۱۴۳۰ھ

سوال.....کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱)۔حلال اور حرام مال جب مخلوط ہوتو کہا جاتا ہے کہ اس میں غلبہ کا اعتبار ہے، یعنی اگر حلال غالب ہے تو حلال، اور اگر حرام غالب ہے تو حرام۔قابل تشویش بات یہ ہے کہ کیا اس غلبہ کا اعتبار مطلقاً ہے یا تفصیل ہے کہ اگر خلط مشتبہ ہو یعنی صاحب مال کی کمائی کو دیکھتے ہوئے کہا جائے کہ اس کی آمدنی حلال اور حرام سے مخلوط ہے، اب اس کی اگر کوئی چیز استعمال کرنی پڑے۔مثلاً دعوت یا ہدیہ یا مکان وغیرہ، تو اصل آمدنی کے غلبہ کو دیکھ کر حکم لگائیں گے کیونکہ یقینی طور پر تو ہدیہ یا مکان میں حرمت کا علم نہیں، صرف شبہ ہے۔ دوسری صورت یہ کہ خلط متیقن ہو یعنی یقین ہو کہ اس مکان یا دعوت میں کچھ رقم حرام کی بھی شامل ہے تو کیا اب بھی غلبہ کا اعتبار ہوگا یا نہیں؟

(۲)۔نیز یہ کہ آگے استعمال کرنے والے میں فقیر وغیر فقیر کا فرق ہے یا نہیں؟ مطلب یہ کہ اگر کوئی مخلوط غیر فقیر کے پاس آتا تو اس کے لئے ناجائز ہوتا غالب الحرام ہونے کی وجہ سے، اور اگر یہی مال فقیر، مستحق زکوٰۃ کے پاس آئے تو کیا یہاں بھی یہی حکم ہوگا یعنی اس کیلئے لینا ناجائز ہوگا، یا اس کے لئے بوجہ مجبوری جائز ہوگا؟

(۳)۔مخلوط مال میں غلبہ کے اعتبار کرنے کی اصل علت اور دلیل کیا ہے، جبکہ ایک مشہور قاعدہ جس کو بطور حدیث کے بھی نقل کیا جاتا ہے ''اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام'' اس میں تو اجتماع کے وقت مطلقاً حرمت کا حکم ہے غلبہ کی کوئی قید نہیں؟

برائے کرم تینوں سوالوں کا جواب تسلی بخش اور مدلل بعبارات الفقہاء عنایت فرمائیں۔

المستفتی

محمد فیاض، کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً.....مال مخلوط میں غلبہ کا اعتبار اشتباہ کی صورت میں ہے مطلقاً نہیں ہے اور یقین کی صورت میں حرمت کو ترجیح ہوگی چاہے حرام قلیل ہی کیوں نہ ہو۔اور استعمال کرنے والوں میں فقیر اور غیر فقیر دونوں برابر ہیں جبکہ فقیر کو بھی حرمت کا علم ہو، اور مخلوط مال میں غلبہ کے معتبر ہونے کی علت دفع حرج ہے کیونکہ عام طور پر لوگوں کا مال قلیل حرام سے خالی نہیں ہوتا اور قاعدہ مذکورہ کا اعتبار حالت تیقن میں معتبر ہوگا۔

لما فی الولوالجیة(۳۵۵/۲): اذا کان لرجل مسالیخ غنم فاختلط بها ذبیحة مجوسی او میتة؟ لم یدرایتهن هی ان کانت الغلبة للذکیة او للمیتة او استویا ان کان فی حالة الاضطرار وهو لا یجد ذکیة اخریٰ واضطر الی الاکل یتحری للاکل فی الوجوه الثلاثة لان اکل المیتة بیقین یباح للاضطرار فبالتحری اولی واما فی حالة الاختیار وهو یجد ذکیته اخری بیقین ان کانت الغلبة للذکیته یتحری فیلقی ما یظن انه حرام ویاکل البقیة وان کان یجد ذکیة اخری بیقین، لان اموال الناس لاتخلو عن قلیل حرام، فلو لم یجز الانتفاع بالتحری لأدی الی تعطیل اموال الناس فیؤدی الی حرج عظیم، وان کانت الغلبة للمیتة او استویا لم یجز ولم ینتفع بشئ منها الا بعلامة یعرف بها الحلال لان الحرام مع الحلال اذا اجتمعا غلب الحرام الحلال الا انا ترکنا القیاس فیما اذا کانت الغلبة للحلال للحرج ولو اخذنا بالقیاس فی هذا الوجهین لایؤدی الی الحرج لان اموال الناس لاتخلو من ان یکون الاکثر حراما او النصف حراماً۔

Scanned by CamScanner

وفی الشامية(۹۸/۵): (قوله الحرمة تتعدی الخ) ...... وما نقل عن بعض الحنفية من ان الحرام لايتعدی ذمتين سألت عنه الشهاب بن الشبلی فقال هو محمول علی ما اذا لم يعلم بذالك اما لورای المكاس مثلا ياخذ من احد شيئاً من المكس ثم يعطيه آخر ثم ياخذ من ذالك الاخر آخر فهو حرام۔

وفی الشامية(۲۹۲/۲): سئل الفقيه ابو جعفر عمن اكتسب ماله من امراء السلطان و جمع المال من اخذ الغرامات المحرمات وغيرذالك هل يحل لمن عرف ذالك ان ياكل من طعامه قال احب الی ان لاياكل منه ويسعه حكما ان ياكله ان كان ذالك الطعام لم يكن فی يدالمطعم غصبا او رشوة۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہٗ

عبید اللہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم یاسین القرآن

الجواب صحیح

۲۹/۱/

دارالافتاء

جامعہ دارالعلوم یاسین القرآن

۱۴۳

27 JAN 2009

رئیس دارالافتاء

المفتی السید نجم الحسن الامروھوی

جامعہ دارالعلوم یاسین القرآن